1187

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مسئلہ مذکورہ میں، جس کی
تفصیل درجہ ذیل ہے:

آج کل اسٹیٹ لائف انشورنس کا ادارہ
جو کہ زندگی کا بیمہ کرواتے ہیں شرعاً اس کا
حکم کیا ہے؟ کن صورتوں میں جائز اور کن صورتوں
میں ناجائز ہے؟ از راہِ کرم تفصیل سے آگاہ فرمائیے۔

نام : محمد یوسف

رابطہ نمبر: 0303-4048120

بتاریخ : 17-02-2018

صحیح تصور بنیا ہے

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 91/1956

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

استیٹ لائف انشورنس کی مروجہ پالیسی ربا(سود) غرر(غیر یقینی صورتحال)اور قمار(جوا) پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے ،لہذا اپنی زندگی یا کسی اور کی زندگی کا مروجہ بیمہ کرانا جائز نہیں، نیز مکان، دکان، جائیداد وغیرہ کا بیمہ کروانا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ معاملہ بھی سود، قمار اور غرر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے لہذا ہر قسم کے مروجہ بیمہ سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

تاہم مروجہ انشورنس کا جائز متبادل "تکافل" ہے جسکی بنیاد وقف پر ہے، لہذا جو تکافل کمپنی کسی مستند عالم دین کے زیر نگرانی شرعی اصولوں کے مطابق کام کر رہی ہو اور آپ کو اُن عالم دین پر اعتماد ہو اور وہ عالم دین بھی اس کے مالی معاملات سے شرعی طور پر مطمئن ہوں تو اس سے تکافل پالیسی حاصل کرنا جائز ہے۔(ماخذہ التبویب ۱۸۴۹/۵۹ بتصرف)

انشورنس اور تکافل سے متعلق تفصیل "بیمہ زندگی" اور "تکافل کی شرعی حیثیت" کتابوں میں موجود ہے۔

القرآن الكريم (الانعام ۹۰)

يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

صحيح مسلم - عبد الباقي - (٣ / ١١٥٣)

عن أبي هريرة قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر..........

والله سبحانه وتعالى اعلم.

محمد اویس

اویس سیالکوٹی کان اللہ لہٗ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۸/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ

25/فروری/2018ء

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۹/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ

26/فروری/2018ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۱/۱۹۵۶

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی عنہ

۹/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب

۹/۶/۱۴۳۹ھ

مفتی